

# مرزا اسد اللہ خاں غالب

(1869 - 1797)

غالب آگرے میں پیدا ہوئے۔ دادا، باپ اور پھر چچا کی موت کے بعد ان کے نانا نے ان کی پرورش کی۔ تیرہ سال کی عمر میں غالب کی شادی دلی کے ایک معزز خاندان میں ہوگئی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد وہ دلی آگئے اور آخری دم تک یہیں رہے۔

غالب اردو کے عظیم شاعر تھے۔ انھوں نے پہلے اسد اور بعد میں غالب تخلص اختیار کیا اور اسی تخلص سے مشہور ہوئے۔ اردو کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری میں بھی غالب کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کا اردو کلام ان کے فارسی کلام سے بہت کم ہے۔

غالب کی شاعری کے بارے میں دو باتیں مشہور ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ فلسفی شاعر تھے اور دوسری یہ کہ ان کا کلام بہت مشکل ہے۔ ان باتوں میں تھوڑی بہت سچائی ضرور ہے۔ غالب کی شاعری اس معنی میں فلسفیانہ ہے کہ ان کے کلام میں زندگی اور کائنات کی بہت سی نازک اور باریک باتوں کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ غالب کے کلام میں فکر کا عنصر زیادہ ہے۔

ان کی شاعری ہمیں نئی نئی دنیاؤں کی سیر کراتی ہے۔ زندگی کا کوئی مرحلہ ایسا نہ ہوگا جس پر ہم ان کے کسی نہ کسی شعر کے ذریعے اظہار رائے نہ کر سکیں۔

غالب نے قصیدہ، رباعی اور قطعات وغیرہ بھی کہے۔ لیکن غزل گو کے علاوہ قصیدہ گو کی حیثیت سے بھی ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ خطوط نگاری میں بھی غالب نے بڑی شہرت حاصل کی۔ ان کے اردو خطوط کے دو مجموعے ”اردوئے معلیٰ“ اور ”عمود ہندی“ بہت معروف ہیں۔

## غزل

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی  
 میرے دکھ کی دوا کرے کوئی  
 بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ  
 کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی  
 بات پرواں زبان کٹتی ہے  
 وہ کہیں اور سنا کرے کوئی  
 کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند  
 کس کی حاجت روا کرے کوئی  
 جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؒ  
 کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

## مشق

### لفظ و معنی

ابنِ مریم : مریم کا بیٹا یعنی حضرت عیسیٰؑ  
 جنوں : دیوانگی، سودا

حاجت مند	:	محتاج، ضرورت مند
حاجت روا کرنا	:	ضرورت پوری کرنا
گلہ	:	شکوہ، شکایت

## غور کرنے کی بات

- یہ غزل سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے۔
- مطلعے میں شاعر نے ابن مریم کی تبلیغ کا استعمال کیا۔ کسی مذہبی یا تاریخی واقعے کی طرف اشارہ کرنے کو تبلیغ کہتے ہیں۔ ابن مریم حضرت عیسیٰ کی کنیت ہے۔ غالب نے اس شعر میں شوخ انداز اختیار کرتے ہوئے یہ اشارہ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی طرح کوئی میرے دکھ کی دوا کرے۔
- ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے۔ کنیت اُس نام کو کہتے ہیں جو باپ یا ماں کے تعلق سے بولا جاتا ہے۔
- مریم حضرت عیسیٰ کی ماں کا نام ہے۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ جاں بلب مریض پر دم کر کے اُس کو تندرست اور قُومِ باذن اللہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہہ کر مردے کو زندہ کر دیتے تھے۔ غالب نے اسی خصوصیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- ”کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند“ کہہ کر غالب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک حاجت مند ہے۔

## سوالات

1. ابن مریم کی وضاحت کرتے ہوئے مطلعے کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. ”زبان کنتی ہے“ سے کیا مراد ہے؟
3. توقع ختم ہو جانے کے بعد غالب نے گلہ نہ کرنے کا اشارہ کیوں دیا ہے؟

## غزل

پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا  
 دل جگر تشنہ فریاد آیا  
 دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز  
 پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا  
 آہ! وہ جرأتِ فریاد کہاں  
 دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا  
 کوئی ویرانی سی ویرانی ہے  
 دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا  
 میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد  
 سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

## مشق

### لفظ و معنی

دیدہ تر : روتی ہوئی آنکھ  
 تشنہ فریاد : فریاد کا بہت زیادہ پیاسا، فریاد کا شدید خواہش مند

ہنوز : ابھی، اب تک  
وقتِ سفر : سفر کا وقت، مراد جدائی

## غور کرنے کی بات

- مطلع کے دوسرے مصرعے میں ”جگر تشنہ فریاد“ کی ترکیب میں ”جگر تشنہ“ تشنگی کے اظہار کا کلمہ مبالغہ ہے۔ چنانچہ جگر تشنہ فریاد کے معنی ہوئے فریاد کے لیے بے انتہا پیاسا۔ شاعر نے دیدہ ترکیب رعایت سے فریاد کی تشنگی کا ذکر کیا ہے۔

## سوالات

1. غزل کے مطلع کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. شاعر کو دشت دیکھ کر گھر کیوں یاد آیا؟
3. دوسرے شعر میں ”وقت سفر یاد آیا“ کہہ کر کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

## عملی کام

- اس غزل سے ایسے الفاظ کی فہرست بنائیے جہاں شاعر نے اضافت کا استعمال کیا ہے۔
- اس غزل کو یاد کیجیے۔